چند یادیں، کچھ تاثرات

مرتبہ: عبدالمجید ساجد

○ مولانا عبدالرحمٰن اشرفی ○

مولانا مودودیؒ کی تحریروں نے جدید تعلیمی اداروں میں ماحول کو پاکیزہ کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ ایک وقت تھا کہ تعلیمی اداروں میں لوگ چھپ چھپ کر نماز پڑھتے تھے، مگر مولانا مودودیؒ کی کتابیں پڑھ کر لوگوں میں یہ جرأت پیدا ہوئی کہ وہ کھل کر تعلیمی اداروں میں نماز پڑھنے لگ گئے اور نماز نہ پڑھنے والے شرمندہ ہونا شروع ہو گئے۔

رموز تصوف کے حوالے سے مولانا مودودیؒ کا نقطہ نظر یہ تھا کہ وہ آج کل کے صوفیہ کے تو خلاف تھے۔ اس تصوف کے تو مولانا اشرف علی تھانویؒ بھی مخالف تھے، شاید مروجہ تصوف کے بریلوی بھی قائل نہیں ہیں۔ لیکن صحیح تصوف کے مولانا مودودیؒ قائل تھے۔ تصوف تو حدیث پر عمل کرنے کا نام ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ کبر، کینہ، غرور، بغض اور حسد نہیں ہونا چاہیے۔ یہ سب دل کے امراض ہیں، ان چیزوں سے دل کو پاک ہونا چاہیے۔ اور دل کو امراض سے پاک کرنا ہی اصل تصوف ہے۔ یہ تصوف تو حدیث میں بھی آتا ہے، اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ قرآن میں آتا ہے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (یقیناً فلاح پا گیا، وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہا کہ تمھیں کتاب اللہ کی دعوت بھی دیتا اور تمھارے دل کا تزکیہ بھی کرتا ہے۔ لہٰذا کفر بھی نہ ہو، حسد بھی نہ ہو، کدورتیں بھی نہ ہوں، کینے اور عداوتیں بھی نہ ہوں تو اس قسم کے تصوف سے وہ انکار نہیں کرتے

○ ممتاز عالم دین، صدر مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور